سوال

(35) کونی اور شرعی ارادے میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(اللہ تعالیٰ کے) ارادے کی کتنی قسمیں ہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارادے کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ارادہ کونیہ۔ (۲) ارادہ شرعیہ۔

جو مشیت کے معنی میں ہو وہ ارادہ کونیہ ہے اور جو محبت کے معنی میں ہو وہ ارادہ شرعیہ ہے۔ ارادہ شرعیہ کی مثال ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ ٢٧ ... سورة النساء

''اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر توجہ دے۔''

یہاں يُرِيدُ يُحِبُّ کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ''وہ پسند فرماتا ہے۔'' دراصل یہاں پر (یرید) مشیت کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ اگر اس کے معنی یہ ہوتے (وَاللهُ يَشَاءُ اَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ) ''اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے۔'' مراد یہ ہے کہ اگر اس کو مشیئت کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی مشیئت کا تقاضہ ہے کہ وہ تمام بندوں پر مہربانی فرمائے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ انسانوں کی اکثریت تو کافر ہیں، اسی لئے یہاں پر يُرِيدُ اَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ کے معنی (یحب) کے لئے گئے ہیں یعنی کہ اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ وہ تم پر مہربانی کرے، لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو پسند فرمانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ چیز وقوع پذیر بھی ہو جائے گی، کیونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز وقوع پذیر نہ ہو۔

ارادہ کونیہ کی مثال حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ٣٤ ... سورة ہود

''اگر اللہ یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کردے۔''

یہاں پر یرید (مشیئت) معنی کے معنی میں وارد ہوا ہےکیونکہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ وہ بندوں کو گمراہ کرے، لہٰذا اس جگہ یہ معنی صحیح نہیں ہوں گے کہ (إِن كَانَ اللَّهُ يُحِبُّ أَن يُغْوِيَكُمْ) ''اگر اللہ اس بات کو پسند فرمائے کہ تمہیں گمراہ کردے'' بلکہ آیت کریمہ کے اس مقطعہ کے معنی یہ ہوں گے کہ ''اگر اللہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کردے۔''

اب رہی یہ بات کہ مراد کے وقوع پذیر ہونے کے اعتبار سے کونی اور شرعی ارادے میں کیا فرق ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ارادہ کونیہ فرماتا ہے، یعنی کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ چیز فوراً پیدا ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ٨٢ ... سورة يس

''اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرماتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے۔''

جہاں تک شرعی ارادے کا تعلق ہے، تو اس کے مطابق کبھی مراد وقوع پذیر ہوجاتی ہے اور کبھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک چیز کا شرعاً ارادہ رکھتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے، لیکن وہ وقوع پذیر نہیں ہوتی کیونکہ محبوب چیز کبھی وقوع پذیر ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ''اللہ تعالیٰ اس بات کا ارادہ رکھتا ہے کہ بندے گناہ کریں'' تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا کونی ارادہ تو ہے، مگر شرعی ارادہ نہیں کیونکہ شرعی ارادہ محبت اور پسندیدگی کے معنی میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ بندے گناہوں کا ارتکاب کریں لیکن اللہ تعالیٰ کے کونی ارادہ کا ان سے تعلق ضرور ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 86

محدث فتویٰ